www.KitaboSunnat.com

ایمان و عقائد

مولانا سید محمد اکرم

توحید کے چند اہم پہلو

اور

راہِ اعتدال

چونکہ خالقِ کائنات کے منکر تو کافر بھی نہیں اور اسی سلسلہ میں قرآن کریم قریشِ مکہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اقرار کی تصدیق بھی کرتا ہے اس لئے وجودِ باری تعالیٰ کو نقلی و عقلی دلائل سے ثابت کرنا کوئی بڑی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے انبیاء کی تعلیمات میں اس توحیدِ علمی پر زیادہ زور نہیں دیا جس میں ذاتِ الٰہی کا وجود زیرِ بحث ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی صفات کیا ہیں؟ اور انمیں کوئی اللہ کا ہمسر ہے یا مثیل، قرآن مجید اسے بطور خاص موضوع بناتا ہے اور اس کے سارے پہلو واکرتا ہے۔ کیونکہ ان صفات کے عقیدہ سے ہمارا عمل براہِ راست متعلق ہے کہ ہم اللہ کو جیسا مانیں گے، اسی طرح اس سے معاملہ کریں گے اور اگر اس کے علاوہ کسی بھی ذات میں اللہ کی صفات کا رائی برابر بھی شائبہ ہو یا عکس تو پھر اس سے بھی اسی طرح کا معاملہ درپیش ہو سکتا ہے جس طرح اللہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ شرک کی تردید میں وحی اسی پہلو کو زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں بھی آپ کو اسی طرح کی حقیقتیں ملیں گی۔ (مدیر)

اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں:

قرآن پاک کے دلائل درج ذیل ہیں:-

۱۔ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ إِلٰهَ "اور معبود تمہارا ایک ہی معبود ہے نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

کوئی معبود مگر وہی جو رحم کرنیوالا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ)

۲۔ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝
لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا
بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر وہی جو زندہ ہے قائم رہنے والا ہے۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ واسطے اسی کے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو کہ سفارش کرے اس کے پاس مگر اس کے حکم سے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور نہیں گھیرتے کسی چیز کو اس کے علم سے مگر جو چاہے۔ گھیر لیا ہے اسکی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اس کو ان دونوں کی نگرانی اور وہ بلند ہے

۳۔ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝

اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ قائم رہنے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران)

۴۔ شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۙ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ
لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

گواہی دی اللہ نے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی اور گواہی دی فرشتوں نے اور علم والوں نے کہ اللہ قائم ہے ساتھ انصاف کے، نہیں کوئی معبود مگر وہی جو غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ آل عمران)

۵۔ اِتَّخَذُوْٓا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ
وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا إِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

بنا لیا انھوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب اور مسیح بیٹے مریم کو۔ اور نہیں حکم کیے گئے وہ مگر تاکہ عبادت کریں وہ ایک معبود کی نہیں کوئی معبود مگر وہی، پاک ہے وہ اس چیز سے جو شرک کرتے ہیں۔

(سورۃ توبۃ)

۶۔ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ
مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اے دو قیدخانہ کے ساتھیو۔ کیا الگ الگ رب بہتر ہیں یا ایک ہی اللہ زبردست۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَهَّارُ ۝ (سورۃ یوسف)

۷- إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ (سورۃ النحل)

معبود تمہارا ایک ہی معبود ہے، جو لوگ نہیں ایمان رکھتے ساتھ آخرت کے ان کے دل انکار کرنے والے ہیں۔ اور وہ تکبر کرتے ہیں۔

۸- قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (سورۃ الکہف)

کہہ دو میں بشر ہوں تم جیسا۔ وحی کی جاتی ہے طرف میری جو کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، جو شخص اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

۹- اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۝ (سورۃ طٰہٰ)

اللہ، نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ اس کے لئے اچھے نام ہیں۔

۱۰- إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ (سورۃ طٰہٰ)

بیشک تمہارا معبود اللہ ہے، نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ گھیر لیا ہے اس نے ہر چیز کو علم سے۔

۱۱- وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (سورۃ القصص)

اور وہ اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی اسی کے لئے تعریف ہے دنیا اور آخرت میں اسی کا حکم ہے اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔

۱۲- وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ (سورۃ الصافات)

قسم ہے صف بندی کرنے والے فرشتوں کی۔ پھر ڈانٹ دینے والوں کی پھر تلاوت کرنے والے ذکر کی کہ تمہارا معبود ایک ہے۔

۱۳- قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (سورۃ ص)

کہہ کہ میں تو ڈرانے والا ہوں۔ اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک زبردست۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(سورۃ الزمر)

اگر ارادہ کرے اللہ تعالیٰ کہ پکڑے اولاد تو چن لیتا اس سے جو پیدا کیا اس نے جو چاہتا۔ پاک ہے وہ اللہ جو ایک زبردست ہے۔

۱۵۔ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(سورۃ المؤمن)

اُس دن ظاہر ہوں گے سب نہیں پوشیدہ ہوگا اللہ پر اُن میں سے کوئی بھی۔ آج بادشاہی کس کی ہے؟ ایک اللہ کی جو زبردست ہے۔

۱۶۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝

(سورۃ حم السجدۃ)

کہہ دو بیشک میں آدمی ہوں تم جیسا۔ وحی کی جاتی ہے طرف میری کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس سیدھے ہو جاؤ طرف اس کی اور بخشش مانگو اس سے۔ اور ہلاکت ہے واسطے مشرکوں کے۔

۱۷۔ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

(سورۃ القصص)

اور مت پکار ساتھ اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا معبود۔ ہر چیز ہلاک ہوگی سوائے اس کی ذات کے اسی کے لیے حکم ہے۔ اور طرف اسی کی پھیرے جاؤ گے۔

۱۸۔ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتٰبِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُونَ ۝

(سورۃ العنکبوت)

اور مت جھگڑا کرو اہل کتاب سے مگر ایسے طریقے سے کہ وہ اچھا ہے۔ مگر وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا اُن میں سے۔ اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اس کے جو اتارا گیا طرف ہماری اور اتارا گیا طرف تمہاری اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کیلئے مطیع ہیں۔

۱۹۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہاری جانوں سے رسول آیا۔ گراں ہے اس پر کہ تم مشقت میں پڑو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ط	حرص کرنیوالا ہے تم پر مسلمانوں پر شفقت کرنیوالا
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ	مہربان ہے اگر پھر جائیں تو کہہ کہ مجھے کافی ہے اللہ
إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ	نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اس پر بھروسہ کیا
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ه	میں نے۔ اور وہ بڑے تخت کا مالک ہے۔

(سورۃ التوبہ)

۲۰۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ه اللَّهُ الصَّمَدُ ه	کہہ دو اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ه وَلَمْ يَكُنْ	نہیں جنا اس نے اور نہیں جنا گیا۔ اور
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ه	نہیں ہے کوئی بھی اس کی برابری کرنیوالا۔

(سورۃ الاخلاص)

فائدہ: اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت مکی ہے اور بعض اسے مدنی کہتے ہیں۔ اس کی فضیلت میں متعدد احادیث ثابت ہیں جن میں سے ہم اختصار کے ساتھ دو کا ذکر کرتے ہیں،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جہاد میں سردار بنا کر بھیجا۔ وہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتا تو قراءت ختم کرنے سے پہلے سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ه ضرور پڑھتا۔ لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صفت بیان ہوئی اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ اشرف الحواشی) ص ۷۱۹

فَيَا عَجَبًا كَيْفَ يُعْصَى الْإِلَٰهُ	أَمْ كَيْفَ يَجْحَدُهُ الْجَاحِدُ
وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ	تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ

ایک خدا کو ہی معبود بناؤ:

۱۔ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ	اور کہا اللہ تعالیٰ نے مت بناؤ دو معبود۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝

وہ ایک ہی معبود ہے۔ پس مجھ ہی سے تم ڈرو۔

(سورۃ النحل)

فائدہ:۔ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ معبود ایک ہی ہے، دو نہیں۔ جب دو کی نفی ہوئی تو دو سے زائد خود بخود ختم ہو گئے۔ انسان توحید پرست اُس وقت ہو گا جبکہ ایک خدا کو معبود مانے گا اور اسی کی عبادت کرے گا۔ لیکن معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ لوگوں نے بُت پرستی کے علاوہ بھی بہت سے معبود بنا رکھے ہیں جیسا کہ مذکور ہے:

وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ أَنَّهُ قَالَ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تَتَّخِذَ إِلٰهَيْنِ فَاتَّخَذْتَ آلِهَةً عَبَدْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَدُنْيَاكَ وَطَبْعَكَ وَمُرَادَكَ وَعَبَدْتَ الْخَلْقَ فَأَنّٰى تَكُونُ مُوَحِّدًا۔

دانشمندوں میں سے کسی نے کہا تھا کہ تجھے تو خدا تعالیٰ نے دو خدا ماننے سے روکا تھا لیکن تُو نے تو کئی خدا بنا ڈالے۔ تُو نے اپنے نفس کو اپنی خواہش کو، اپنی دنیا کو، اپنی طبیعت کو اپنے مقصد کو اپنا معبود بنایا اور مخلوقات کی عبادت کی۔ ابھی تک تُو اپنے آپ کو توحید پرست ہی سمجھتا ہے۔

(تفسیر طبری ص۳۶۵ ج۳)

اپنے آپ کو معبود بنانا بھی گمراہی ہے:

۲۔ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝

کیا دیکھا تُو نے اُس شخص کو جس نے پکڑا اپنی خواہش کو اپنا معبود، کیا پس تُو اس پر داروغہ لگا ہوا ہے۔ کیا تُو گمان کرتا ہے کہ اکثر ان سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں۔ نہیں ہیں وہ مگر چارپایوں کی طرح۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

(سورۃ الفرقان)

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ

کیا دیکھا تُو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (سورۃ الجاثیۃ)

اپنا معبود بنا لیا۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا اور پر علم کے اور مہر کر دی اس کے کان پر اور اس کے دل پر۔ اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ کون ہے جو اللہ کے بعد ہدایت کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

فائدہ:- یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ انسان کو حکم یہی ہے کہ وہ صرف اور صرف کتاب و سنت کی پیروی کو اپنا دستور العمل بنائے اور اپنی خواہشات کو ان ہی کے تابع کرے جیسا کہ حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (مشکوٰۃ ص۳۰ ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں بن سکتا، یہاں تک کہ اس کی خواہش تابع ہو جائے اس چیز کے جو کہ میں لے کر آیا ہوں۔ (یعنی کتاب و سنت)

لیکن خواہش پرستی ایک ایسا گمراہ کن مرض ہے جس میں عموماً اہلِ اسلام مبتلا ہیں۔ جو دل میں آتا ہے وہی کرتے ہیں۔ احکامِ الٰہی کی کوئی پرواہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُ الْحَجَرَ الْاَبْيَضَ زَمَانًا وَاِذَا رَاٰى غَيْرَهٗ اَحْسَنَ مِنْهُ عَبَدَ الثَّانِيَ وَتَرَكَ الْاَوَّلَ (تفسیر ابن کثیر ص۳۳ ج۳)

زمانہ جاہلیت میں ایک انسان سفید پتھر کی زمانہ بھر عبادت کرتا رہتا تھا۔ جب اس سے زیادہ خوبصورت پتھر مل جاتا تو پہلے کو چھوڑ کر دوسرے کی عبادت شروع کر دیتا۔

دراصل یہ پتھر کی نہیں بلکہ خواہش کی عبادت تھی، کیونکہ خواہش کی وجہ سے وہ ایسا کرتا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اس سے روک کر ایک ہی معبود کی عبادت کا حکم دیا ہے۔

۲۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا

اور بھیجا ہم نے ہر امت میں رسول یہ کہ عبادت کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور بچو طاغوت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّاغُوتَ ۚ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

پس اُن میں سے وہ بھی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور وہ بھی تھے جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس چلو زمین میں دیکھو کیسے جھٹلانے والوں کا انجام ہوا۔

(سورۃ النحل)

۴۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝

کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگوں کو جو کہ کتاب کا ایک حصہ دیئے گئے، ایمان لاتے ہیں ساتھ بُت اور شیطان کے اور کہتے ہیں کافروں کو، یہ زیادہ ہدایت والے ہیں ایمانداروں سے از روئے راستہ کے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝

یہ لوگ کہ اُن پر لعنت کی اللہ تعالیٰ نے، اور جس پر اللہ لعنت کرے ہرگز تو اس کیلئے مددگار نہ پائے گا۔

(سورۃ نساء)

۵۔ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اللہ تعالیٰ دوست ہے ایمانداروں کا۔ نکالتا ہے اُن کو اندھیروں سے طرف روشنی کے۔ اور جو لوگ کافر ہوئے اُن کے دوست شیطان ہیں، اُن کو روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

(سورۃ البقرۃ)

۶۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا

کیا نہ دیکھا آپ نے طرف اُن لوگوں کی، جو گمان کرتے ہیں کہ ایمان لائے وہ ساتھ اس کے جو اتارا گیا آپ پر اور جو اتارا گیا آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ (سورۃ النسآء)

سے پہلے۔ اور ارادہ کرتے ہیں کہ فیصلے جائیں طرف سرکش کی اور اس کے ساتھ کفر کرنے کا حکم دیئے گئے ہیں۔ اور ارادہ کرتا ہے شیطان کہ ان کو دور کا گمراہ کرے۔

۷۔ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ (سورۃ المآئدۃ)

کہہ کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس سے بھی بدتر ین کی بدلے کے لحاظ سے اللہ کے نزدیک جو کہ لعنت کی اس پر اللہ نے اور ناراض ہوا اور ان میں بندر خنزیر بنائے۔ اور جس نے شیطان کی عبادت کی یہ لوگ مرتبہ میں بدترین ہیں اور راستے سے گمراہ ہیں۔

فائدہ:۔ الجبت بت کو کہتے ہیں اور جادوگر، کاہن، ٹونے، ٹوٹکے۔ اور اس قسم کی سب چیزیں الجبت میں داخل ہیں۔ حدیث میں ہے (الطِّيَرَةُ وَالْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ) شگون لینا، پرندوں کو اڑا کر اور زمین پر لکیریں کھینچ کر فال گری کرنا جبت میں داخل ہیں۔ اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ اور ہر وہ شخص جو معاصی کی دعوت دے اس پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ عرب میں بتوں کے ترجمان ہوتے تھے جو ان کی زبان سے جھوٹ نقل کرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے، ان کو طاغوت کہا جاتا تھا۔ (اشرف الحواشی صـ۱۱۴)

متعدد معبودوں کا نقصان:

۸۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ (سورۃ الأنبیآء)

اگر ہوتے ان دونوں میں معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، تو البتہ بگڑ جاتے یہ۔ پاک ہے اللہ جو کہ عرش کا مالک ہے اس سے جو بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ کیونکہ ہر خدا اپنی جگہ قادر و خود مختار ہوتا تو ان میں ہمیشہ کشمکش کا بازار گرم رہتا، جیسے اور کوئی چیز اپنی مرتب شکل میں بن سکتی نہ چل سکتی۔ توحید پر یہ دلیل سادہ بھی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناقابلِ تردید بھی۔

(اشرف الحواشی ص۴۸۸)

اللہ رب العلمین عرش پر ہے :

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر ہے۔ جن لوگوں کا خیال یہ ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شے میں موجود ہے اور حقیقت میں ہر چیز ایک ہی ہے۔ ان لوگوں کا یہ نظریہ کتاب و سنت کے لحاظ سے سراسر باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تعلق ہر چیز کے ساتھ خالق و مخلوق کا ہے۔ خالق کا وجود الگ ہے، مخلوقات کے وجود الگ ہیں۔ دونوں میں اتحاد نہیں بلکہ تباین ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے وحدہٗ لا شریک ہے۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ذات کے لحاظ سے وہ ہر جگہ نہیں۔ قرآنِ پاک میں اس مسئلہ پر متعدد آیاتِ مبارکہ میں کلام کیا گیا ہے۔

چند دلائل ہم بھی ذیل میں درج کرتے ہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق عقیدہ سے ہے اس میں وضاحت ہی مناسب ہے۔

۱۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔ پھر قصد کیا طرف آسمان کی سو درست کیا ان کو سات آسمان میں۔ اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(البقرۃ)

۲۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ ۢ بِأَمْرِهٖ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ

بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پھر قرار پکڑا عرش پر۔ ڈھانک دیتا ہے رات کو دن پر ڈھونڈتا ہے اس کو شتاب شتاب۔ اور پیدا کیا سورج اور چاند کو اور ستارے اس کے حکم کے ساتھ مسخر کئے ہوئے ہیں۔ خبردار اس کیلئے ہے حکم کرنا اور پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	کرنا، بابرکت ہے جہانوں کا پالنے والا۔

(سورۃ الأعراف)

۳۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	تمھارے پاس رسول آیا تم میں سے شاق ہے اس پر کہ ایذا میں پڑو تم حرص کرنیوالا ہے اور مومنوں پر شفیق و مہربان ہے۔ پس اگر پھر جاویں کہہ کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ بڑے تخت کا مالک ہے۔

(سورۃ التوبۃ)

۴۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	تمھارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پھر قرار پکڑا عرش پر۔ تدبیر کرتا ہے کام کی۔ نہیں کوئی سفارش کرنیوالا بغیر اس کے حکم کے یہ تمھارا رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

(سورۃ یونس)

۵۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ الرّعد)	اللہ وہ ذات ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے تم دیکھتے ہو۔ پھر قرار پکڑا عرش پر اور مسخر کیا سورج اور چاند کو ہر ایک وقت مقررہ پر چلتا ہے۔ تدبیر کرتا ہے کام کی تفصیل سے آیتیں بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات پر یقین کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ - وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل)

اور تحقیق پھیر پھیر کر ہم نے بیان کیا اس قرآن میں، تاکہ نصیحت پکڑیں اور نہیں زیادہ کیا اُن کو مگر نفرت میں۔ کہہ اگر ہوتے ساتھ اُس کے بہت معبود، جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو اُس وقت پکڑتے طرف عرش والے کے راستہ۔

۷ - طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

(سورۃ طٰہٰ)

نہیں اتارا ہم نے آپ پر قرآن کہ آپ رنج میں پڑ جائیں، جو شخص ڈرتا ہے اُس کیلئے نصیحت ہے۔ آتارا ہوا ہے اُس کی طرف سے جس نے پیدا کیا زمین اور بلند آسمانوں کو وہ رحمٰن ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا۔

- اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

(سورۃ المؤمنون)

کیا گمان کیا ہے تم نے کہ پیدا کیا ہے ہم نے تم کو بے فائدہ! اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے پس بلند ہے اللہ جو کہ سچا بادشاہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔

۹ - اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۝ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝

(سورۃ الفرقان)

اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر اس نے قرار پکڑا عرش پر، وہ رحمٰن ہے تو سوال کر اس کے متعلق خبر رکھنے والے سے۔

۱۰ - اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دنوں میں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ الٓمٓ السجدۃ)

پھر قرار پکڑا عرش پر، نہیں ہے تمہارے لئے اس کے سوا کوئی دوست اور نہ سفارش کرنیوالا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

۱۱- وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الزمر)

اور تو دیکھے گا فرشتوں کو گرد عرش کے پاکی بیان کرتے ہوئے ساتھ اپنے رب کی تعریف کے۔ اور فیصلہ کیا جائے گا ان کے درمیان ساتھ حق کے۔ اور کہا جائیگا تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔

۱۲- قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ○ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ)

کہہ کیا کفر کرتے ہو اس کے ساتھ جس نے زمین پیدا کی دو دن میں اور شریک بناتے ہو اس کیلئے یہ جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اس میں اوپر سے پہاڑ بنائے ان میں برکت کی اور اندازہ کیا اس کی روزی کا چار دن میں۔ برابر ہے پوچھنے والوں کے لئے۔ پھر قصد کیا طرف آسمان کی اور وہ دھواں تھا پس کہا آسمان اور زمین کو: آؤ خوشی یا ناخوشی سے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے۔ پس مقرر کیا ان کو سات آسمانوں میں دو دنوں میں۔ اور ڈال دیا ہر آسمان میں کام اس کا اور زینت دی آسمان دنیا کو ساتھ چراغوں کے اور واسطے حفاظت کے۔ یہ اندازہ ہے غالب علم والے کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
(سورۃ الزخرف)

پاکیزگی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو جو کہ عرش کا مالک ہے اس سے جو کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

۱۴۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
(سورۃ الحدید)

وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں، پھر قرار پکڑا عرش پر۔ جانتا ہے جو داخل ہوتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہے اس سے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اس میں اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں بھی ہو۔ اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۱۵۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝
(سورۃ الانعام)

اور وہ غالب ہے اوپر اپنے بندوں کے، اور بھیجتا ہے تم پر نگرانی کرنے والے فرشتے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کو ہمارے فرشتے فوت کر لیتے ہیں اور وہ کمی نہیں کرتے۔

۱۶۔ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝
(سورۃ الملک)

کیا نڈر ہو چکے ہو تم اس اللہ سے جو کہ آسمان میں ہے کہ دھنسا دیوے تم کو زمین میں۔ ناگاہ وہ پھٹ جاوے۔ کیا نڈر ہو چکے ہو تم اس سے جو کہ آسمان میں ہے یہ کہ بھیجے اوپر تمہارے مینہ پتھروں کا۔ پھر تم جان لو گے کیسے تھا میرا ڈرانا۔

۱۷۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَ

اور اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں چوپائے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُولٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورة النحل)

فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے جو کہ ان کے اوپر ہے اور کرتے ہیں جو کہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

اس مسئلہ کی وضاحت فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے:

۱۸۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَآءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ

معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری ایک لونڈی بکریاں چرا رہی تھی۔ میں نے ایک بکری گم پائی، پوچھا تو اس نے کہا کہ بھیڑیا کھا گیا ہے مجھے غصہ آیا تو میں نے اسے تھپڑ مارا۔ مجھ پر گردن کا آزاد کرنا ہے۔ کیا اسی کو میں آزاد کردوں۔ آپ نے اس لونڈی سے فرمایا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، آسمان میں۔ پھر آپ نے فرمایا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ رسول اللہ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ اس کو مالک نے روایت کیا۔

مسلم شریف کی روایت یہ ہے کہ میری لونڈی اُحد اور مقام جوانیہ کی طرف بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ بھیڑیا بکری لے گیا ہے۔ میں نے غصہ سے اس کو تھپڑ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذاتَ یومٍ فاذا الذئبُ قد ذهب بشاۃٍ من غنمِنا وانا رجلٌ من بنی آدم آسفُ کما یأسفون لکن صککتُها صکّۃً فاتیتُ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظّم ذلک علیّ قلتُ یا رسولَ اللہ افلا اُعتِقُہا قال ائتِنی بہا فاتیتُہ بہا فقال لہا این اللہ قالت فی السماءِ قال من انا قالت انت رسولُ اللہِ قال اَعتِقہا فانّہا مؤمنۃٌ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۸۵ ج ۲)

آپ نے اس کو بہت بڑا گناہ سمجھا میں نے کہا کہ اس کو آزاد کر دوں تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کے پاس لے گیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں ہے۔ تو فرمایا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ یہ لونڈی ایماندار ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۸۵ ج ۲)

فائدہ:

فاھلُ السنّۃِ والجماعۃِ یؤمنون بما اَخبر بہ سبحانہ عن نفسہ من انّہ مستوٍ علی عرشہ بائنٌ من خلقہ بالکیفیۃ التی تلیقُ بہ جلّ شانُہ۔

اہل السنت کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ اپنی مخلوق سے الگ ہے۔ جس طرح اس کو لائق ہے۔

(شرح عقیدہ واسطیہ ص ۴۲)

اللہ تعالیٰ کا عرش کتنی بلندی پر ہے:

یہ تو معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے مخلوقات کے اوپر عرش عظیم پر ہے اس مسئلہ میں لوگوں نے بہت سے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ دراصل وہ ذاتِ خداوندی کو عرش پر ماننا نہیں چاہتے۔ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ تخمین و قیاس سے ان کی عقل باور نہیں کرتی کہ ذاتِ خدا کے متعلق یہ عقیدہ قائم کیا جائے لیکن ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ناقص علم سے گذارش کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کو قیاسی بنانا ہی بنیادی غلطی ہے۔ جب کہ کتاب وسنت میں نصوص موجود ہیں کہ اللہ رب العلمین عرش پر ہے تو پھر ایمان لانا ہی ضروری ہے۔ آراء وقیاسات کو نصوص کے تابع کرنا ہی دانشمندی ہے۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کے عرش کی بلندی کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے ہوگا تاکہ مسئلہ واضح ہو جائے۔

١- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هٰذِهِ ؟ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَ

عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ میں مقام بطحاء میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں تھا۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ ایک بادل گزرا تو آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ (سحاب)۔ آپ نے فرمایا (مزن)۔ انھوں نے کہا (مزن بھی) آپ نے فرمایا کہ (عنان)، انھوں نے کہا کہ (عنان)۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے۔ اور اسی طرح اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی بلند ہے۔ سات آسمان ایسے ہی شمار کئے۔ پھر ساتویں آسمان پر سمندر ہے اس کی مسافت بھی دونوں ہی آسمانوں کے برابر ہے۔ پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں ان کے پاؤں اور گھٹنوں کا فاصلہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے برابر ہے پھر ان کی کمروں پر عرش ہے۔ عرش الٰہی کی مسافت ایک آسمان سے دوسرے آسمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِمُ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ ۔

تک ہے۔ پھر اس کے اوپر اللہ رب العٰلمین کی ذاتِ بابرکات ہے۔

(ابوداؤد مع شرح عون المعبود ج ۴ ص ۳۶۸)

۲- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ وَسَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰتِهِ هٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِ إِنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا پس اس نے کہا جانیں سختی میں پڑ گئیں، اولادیں ضائع ہو گئیں، مال کم ہو گئے، چارپائے ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرو، ہم آپ کو سفارشی بناتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کو سفارشی بناتے ہیں تجھ پر۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ تو کیا کہہ رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک تسبیح بیان کرتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ کے چہروں میں بھی یہ معلوم ہونے لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں بنایا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان بہت بلند ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں پر ہے قبّہ کی طرح۔ اور وہ سوار کی سواری کی طرح آواز نکالتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ فوق عرشہ وعرشہ فوق سمواتہ۔

(ابوداؤد مع عون صـ ۳۶۹ ج ۴)

۳۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم

(آیۃ الکرسی)

اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم ہے۔ نہ آتی ہے اسے اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کہ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔ کون ہے جو کہ اس کے حکم کے بغیر اس کے پاس سفارش کرسکے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے پہلے ہوا اور جو کچھ بعد میں ہوگا۔ نہیں گھیر سکتے اس کے علم سے کسی چیز کو مگر وہ جو چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے۔ ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند ہے بڑا۔

کرسی کی وسعت کا بیان:

عن ابی ذر الغفاری انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکرسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما السموت السبع والارضون السبع عند الکرسی الا کحلقۃ ملقاۃ بارض فلاۃ وان فضل العرش علی الکرسی کفضل الفلاۃ علی تلک الحلقۃ۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔۔۔ کرسی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کرسی کے سامنے اس طرح ہیں جیسا کہ کھلی زمین پر ایک چھلا پڑا ہوا ہو۔ اور عرش کی فضیلت کرسی پر اتنی ہے جتنی اس کھلی زمین کی فضیلت اس چھلا پر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر صـ ۳۱۰ ج ۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:- اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعت کا بیان احادیث میں مذکور ہے۔ یعنی یہ کہ سات آسمان اور زمین کی نسبت کرسی کے مقابلہ میں وہی ہے جو جنگل میں پڑے ہوئے ایک حلقہ کی ہوتی ہے۔ پس صحیح یہ ہے کہ کرسی کے لفظ کو اس کے ظاہر معنیٰ پہ محمول کیا جائے۔ اور تاویل نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ آیاتِ صفات اور ان کے ہم معنی احادیثِ صحیحہ میں سب سے بہتر طریق سلف صالح کا طریق ہے۔ یعنی: اَمِرُّوْهَا كَمَا جَاءَتْ مِنْ غَيْرِ تَقْلِيْدٍ لَا تَكْيِيْفٍ۔

(أشرف الحواشی ص۵۱)

اللہ تعالیٰ عرش پر ہے:

اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ بابرکات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے۔ کتاب و سنت کے دلائل کا خلاصہ یہی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر امت کے تمام اکابرین کا یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ صاحبِ "عون المعبود" علامہ ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان کا یہ عقیدہ تحریر فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَوْقَ الْعَرْشِ وَهٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَعَلَيْهِ تَدُلُّ الْاٰيَاتُ الْقُرْاٰنِيَّةُ وَالْاَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ وَهُوَ مَذْهَبُ السَّلَفِ الصّٰلِحِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔	یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور یہی حق ہے۔ قرآن اور احادیثِ نبویہ اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ اور سلف صالحین میں سے صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور دوسرے اہلِ علم کا بھی یہی مذہب ہے۔ اللہ ان سب پر راضی ہو۔
قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اسْتَوٰى عَلٰى عَرْشِهٖ بِلَا كَيْفٍ وَلَا تَشْبِيْهٍ وَلَا تَاْوِيْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ وَالْكَيْفُ مَجْهُوْلٌ۔	وہ کہتے ہیں کہ استویٰ الٰہی تو معلوم ہے اور کیفیت غیر معلوم ہے۔ اس میں تشبیہ دینا یا تاویل کرنا جائز نہیں۔
وَالْجَهْمِيَّةُ قَدْ اَنْكَرُوا الْعَرْشَ	اور فرقہ جہمیہ نے عرشِ الٰہی کا انکار کیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ فَوْقَهٗ وَقَالُوْا
اَنَّهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَلَهُمْ مَقَالَاتٌ
قَبِيْحَةٌ بَاطِلَةٌ وَاِنْ شِئْتَ
الْوُقُوْفَ عَلٰى دَلَائِلِ مَذْهَبِ
السَّلَفِ وَالْاِطِّلَاعَ عَلٰى رَدِّ
مَقَالَاتِ الْجَهْمِيَّةِ الْبَاطِلَةِ
فَعَلَيْكَ اَنْ تُطَالِعَ كِتَابَ
الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ لِلْبَيْهَقِيِّ
وَكِتَابَ اَفْعَالِ الْعِبَادِ لِلْبُخَارِيِّ وَ
كِتَابَ الْعُلُوِّ لِلذَّهَبِيِّ وَالْقَصِيْدَةَ
النُّوْنِيَّةَ لِابْنِ الْقَيِّمِ وَالْجُيُوْشَ
الْاِسْلَامِيَّةَ لِابْنِ الْقَيِّمِ رَحِمَهُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ذاتِ الٰہی کا عرش پر موجود ہونا نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اس مسئلہ میں ان کے اقوال قبیح اور باطل ہیں۔ اگر تجھے سلف صالحین کے دلائل کو معلوم کرنا ہو جس سے فرقہ جہمیہ کا ردّ نکلتا ہو تو کتاب الاسماء والصفات۔ کتاب افعال العباد۔ کتاب العلو۔ قصیدۂ نونیہ اور جیوش اسلامیہ کا مطالعہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کتب کے لکھنے والوں پر اپنی رحمت کا سایہ برسائے۔ آمین!

(عون المعبود شرح ابو داؤد ص ۳۶۹ ج ۴)

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب:

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِيْ كِتَابِ الْعُلُوِّ بِاِسْنَادِهٖ
اِلٰى اَبِيْ مُطِيْعٍ نِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْبَلْخِيِّ صَاحِبِ الْفِقْهِ الْاَكْبَرِ قَالَ
سَاَلْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ عَمَّنْ يَقُوْلُ لَا
اَعْرِفُ رَبِّيْ فِي السَّمَاءِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
فَقَالَ قَدْ كَفَرَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ،
اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَعَرْشُهٗ
فَوْقَ سَمٰوٰتِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اَقُوْلُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَلٰكِنْ قَالَ لَا يَدْرِي
الْعَرْشُ فِي السَّمَاءِ اَوْ فِي الْاَرْضِ قَالَ

کتاب الفقہ الاکبر کے مصنف ابو مطیع بلخیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا رب آسمان میں ہے یا زمین میں تو اس کا کیا حکم ہے۔ تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ قرآن میں ہے کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔ اور اس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ استواء علی العرش تو مانے لیکن کہے کہ مجھے معلوم نہیں عرش آسمان میں ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا أَنْكَرَ أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ فَقَدْ كَفَرَ۔ (عون المعبود ص۲۲۶ ج۳)

یا زمین میں ہی تو فرمایا اگر آسمان میں نہ مانے تو بھی کافر ہے۔

امام اوزاعیؒ کا مذہب:

وَيَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ كُنَّا وَالتَّابِعُوْنَ الْمُتَوَافِرُوْنَ نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَنُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَ بِهٖ فِي السُّنَّةِ مِنْ صِفَاتِهٖ (عون المعبود ص۲۲۶ ج۳)

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ بہت سے تابعین کی موجودگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات احادیث میں موجود ہیں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

صفاتِ باری تعالیٰ کا تذکرہ:

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں اپنی صفات کا تذکرہ متعدد آیاتِ مبارکہ میں فرمایا ہے۔ ان کو اسی طرح تسلیم کرنا ضروری ہے جس طرح ان کا ذکر ہوا ہے ان میں تاویل یا تشبیہ جائز نہیں کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

اسی طرح ان صفاتِ باری تعالیٰ کا انکار بھی کوئی عقلمندی نہیں۔

۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بعض صفاتِ باری تعالیٰ کا ذکر موجود ہے۔ ان کو بھی بلا تاویل ہی تسلیم کرنا اہلِ علم بزرگوں کا طریقہ ہے۔ اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔

چند آیات کا ذکر جن میں صفاتِ خداوندی کا تذکرہ ہے:

۱۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

اور ڈرا ساتھ اس کے ان کو جو ڈرتے ہیں کہ اکٹھے کئے جائیں گے طرف ربّ اپنے کی۔ ان کے لئے نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی تاکہ وہ بچیں۔ اور نہ ہانک ان لوگوں کو جو کہ پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو صبح اور شام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

ارادہ رکھتے ہیں اس کے منہ کا۔ نہیں ہے تجھ پر ان کے حساب سے کچھ بھی۔ اور نہ تیرے حساب سے ان پر کچھ ہے۔ اگر ہانکے گا تو ظالموں سے ہوگا۔

(سورۃ الأنعام)

۲۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

اور روک رکھ جان اپنی کو ان لوگوں کے ساتھ جو کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام ارادہ کرتے ہیں اس کی رضامندی کا۔ اور نہ پھریں تیری آنکھیں ان سے کہ تو ارادہ کرتا ہو دنیا کی بناوٹ کا۔ اور نہ اطاعت کر اس کی کہ غافل کر دیا اس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے اور پیروی کی اس نے اپنی خواہش کی اور اس کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے۔

(سورۃ الکہف)

۳۔ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اور نہ پکار ساتھ اللہ کے دوسرا معبود نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ اسی کا حکم ہے، اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

(سورۃ القصص)

۴۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

جو کچھ اس زمین پر ہے ہلاک ہونے والا ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو کہ بزرگی اور عزت والا ہے۔

(سورۃ الرحمٰن)

فائدہ:۔ ان آیاتِ مبارکہ میں لفظ (وجہ) مذکور ہوا ہے جس کا معنی چہرہ ہے اور اس کا انکار ممکن نہیں۔ کیونکہ آیاتِ قرآنی میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔

۱۔ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا

اور وحی کی گئی طرف نوح کے کہ ہرگز نہ ایمان لائیں گے تیری قوم سے مگر جو ایمان لا چکے بس مت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

غم کھا ساتھ اس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں۔ اور بنا کشتی سامنے ہماری آنکھوں کے اور ساتھ ہماری وحی کے اور مجھ سے کلام نہ کرنا ظالموں کے متعلق وہ غرق کیے جائیں گے۔

(سورۃ ہود)

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ

جس وقت کہ وحی کی ہم نے طرف تیری ماں کی یہ کہ ڈال دے اس کو صندوق میں۔ پس ڈال دے اس کو دریا میں۔ چاہیے کہ ڈالے دریا کنارے پر کپڑے اس کو میرا اور اس کا دشمن اور ڈالی میں نے اپنی محبت تجھ پر تاکہ تو پرورش کیا جائے میری آنکھ پر۔

(سورۃ طٰہٰ)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝

تکذیب کی ان کے پہلے قوم نوحؑ نے۔ اور جھٹلایا انھوں نے ہمارے بندے کو اور کہا کہ دیوانہ اور ڈانٹا ہوا ہے۔ پس پکارا اس نے اپنے پروردگار کو کہ میں مغلوب ہوا بدلہ لے میرا۔ کھولے ہم نے آسمان کے دروازے برسنے والے پانی کے ساتھ اور پھاڑ دیا ہم نے زمین کو چشموں میں۔ مل جل گیا پانی ایک کام پر جو کہ اندازہ کیا گیا تھا۔ اور سوار کر لیا ہم نے اس کو تختیوں اور میخوں والی کشتی پر۔ چلتی تھی سامنے ہماری آنکھوں کے بدلہ تھا واسطے اس شخص کے جو کہ کفر کیا گیا تھا۔

(سورۃ القمر)

فائدہ:۔ ان آیاتِ مبارکہ میں لفظ (اعین) کا اثبات ذاتِ باری تعالیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کیا گیا ہے جس کا معنی آنکھیں ہے۔ ان کا انکار بھی نہیں ہو سکتا۔

۱۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝

(سورۃ المائدہ)

اور کہا یہود نے اللہ کا ہاتھ بند ہے۔ انہی کے ہاتھ بند کئے گئے ہیں اور لعنت کئے گئے ہیں بسبب ان کے کہنے کے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے اور ضرور زیادہ کرے گا بہتوں کو ان میں سے جو کہ اتارا گیا طرف تیری تیرے پروردگار کی طرف سے سرکشی اور کفر میں، اور ڈالی ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض قیامت تک جب بھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُسے بجھا دیتے ہیں، اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کی۔ اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۲۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝

(سورۃ یٰس)

کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ بیشک ہم نے پیدا کیا اُن کے لئے اس سے جو کہ ہمارے ہاتھوں نے کیا چارپاؤں کو۔ اور وہ اُن کے مالک ہیں۔

۳۔ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

(سورۃ صٓ)

کہا اے ابلیس کس چیز نے روکا تجھے یہ کہ سجدہ کرے اس کو جسے میں نے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔ تکبر کیا تُو نے یا تھا بلند مرتبے والا۔ اُس نے کہا کہ میں بہتر ہوں اُس سے پیدا کیا تُو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تُو نے اُسے مٹی سے۔

فائدہ:۔ اِن آیاتِ مبارکہ میں ذاتِ اقدس کے لئے لفظ (یدان) کا ذکر ہے جس کا معنی ہاتھ ہے۔ ان کو تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ

(سورۃ النساء)

اور بہت سے رسول ہم نے بھیجے تحقیق ہم نے بیان کیا اُن کو تجھ پر اور بہتوں کو نہیں بیان کیا۔ اور اللہ نے کلام کیا موسیٰ سے۔

۲۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ)

اور جب کہا اللہ نے فرشتوں کو بیشک میں پیدا کرنیوالا ہوں زمین میں ایک نائب اُنھوں نے کہا کیا تو بنائیگا اس کو جو کہ زمین میں فساد کرے اور خون بہائے گا۔ اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

۳۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۔

(سورۃ الانبیاء)

ہم نے کہا اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامت اوپر ابراہیم کے۔

۴۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(سورۃ الصافات)

اور پکارا ہم نے اس کو اے ابراہیم۔ سچ کیا تو نے خواب کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو۔

فائدہ :- ان آیاتِ مبارکہ اور اس مفہوم کی دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ قائم ہے۔ نہیں پکڑتی اُسے اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے مگر ساتھ اس کے حکم کے وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ
إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

جانتا ہے جو اُن کے آگے اور پیچھے ہے۔ نہیں گھیرتے کسی چیز کو اس کے علم سے مگر جو وہ چاہے۔ گھیر لیا ہے اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو۔ اور نہیں تھکاتی اسے ان دونوں کی حفاظت۔ اور وہ بلند بڑا ہے۔

(سورۃ البقرۃ)

فائدہ:- اس آیتِ مبارکہ میں کرسی کا ذکر موجود ہے۔ اور یہ آیتِ مبارکہ اتنی بابرکت ہے کہ تمام مسلمانوں کو تقریباً زبانی یاد ہوتی ہے اور ہر فرض نماز کے بعد اسے پڑھتے ہیں۔

۱۔ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ
وَاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ
وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝
فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝
وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ
وَاهِيَةٌ ۝ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝

پس جب پھونکا جائے گا صور میں ایک دفعہ پھونکا جانا۔ اور اٹھائی جائے گی زمین اور پہاڑ پس توڑے جائیں گے۔ پس اس دن واقع ہوگی واقعہ ہونے والی۔ اور آسمان پھٹ جائیگا پس اس دن کمزور ہوگا۔ اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

(سورۃ الحاقۃ)

فائدہ:- ان آیاتِ مبارکہ میں ذاتِ باری تعالیٰ کے عرش کا ذکر ہوا ہے، جو کہ قرآنِ پاک کی متعدد آیات سے پہلے بھی ثابت ہو چکا ہے۔

۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ
مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي
اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ
عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ يُجَاهِدُونَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ

اے ایمان والو! جو شخص مرتد ہوگا تم میں سے اپنے دین سے عنقریب لائیگا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کہ محبت کرے گا اُن سے اور وہ محبت کریں گے اُس سے۔ وہ نرم ہونگے مومنوں پر اور سختی کریں گے کافروں پر۔ جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ المائدۃ)

نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔

۲- قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ (سورۃ المائدۃ)

کہہ کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جو کہ بہت برا ہے بدلہ میں اللہ کے نزدیک جو شخص کہ اللہ نے اس پر لعنت کی اور ناراض ہوا اس پر اور بنائے اُن سے بندر اور خنزیر اور عبادت کی شیطان کی۔ یہ لوگ بڑے بُرے ہیں مرتبے میں۔ اور گمراہ ہیں سیدھے رستے سے۔

فائدہ:- مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دو اوصاف کا ذکر ہوا ہے۔ ایک محبت کرنا اور دوسرا غصہ ہونا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے محبت بھی کرتا ہے اور مخلوقات کے بعض افراد پر کبھی ناراض بھی ہوتا ہے۔ ان دونوں اوصاف کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

۱- لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ط سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ (سورۃ آلِ عمران)

البتہ اللہ نے سن لی بات ان لوگوں کی، جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں۔ اب ہم لکھ دیتے ہیں جو کہ انھوں نے کہا۔ اور ان کا نبیوں کو بغیر جرم قتل کرنا بھی لکھا ہوا ہے۔ اور ہم کہیں گے کہ آگ کا عذاب چکھو۔ یہ تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اللہ تعالیٰ تو بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۲- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ط اِنَّ اللّٰهَ

تحقیق سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو تجھ سے اپنے خاوند کے متعلق جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت کرتی تھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ (سورۃ المجادلۃ)

اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا بیشک وہ سننے دیکھنے والا ہے۔

فائدہ:- ان آیاتِ مبارکہ سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے۔ اس لئے ان صفات کو تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی تشریح:

(۱) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَيَضَعُ اصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ يَعْنِي إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ يَعْنِي أَنَّ لِلّٰهِ سَمْعًا وَبَصَرًا ۝ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

(ابو داؤد مع عون المعبودؒ)

سلیم بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ) جب لفظ (سَمِيعًا بَصِيرًا) تک پہنچے تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا انگوٹھا کان پر رکھا۔ اور قریب والی انگلی اپنی آنکھ پر رکھی۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس آیت کو پڑھ رہے تھے اور اپنی انگلیاں رکھتے تھے۔ ابن یونس راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزید المقری محدث فرماتے ہیں کہ (سَمِيعٌ بَصِيرٌ) کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سننا اور دیکھنا ثابت ہے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ صاحب سنن فرماتے ہیں کہ اس سے فرقہ جہمیہ کا رد ثابت ہوا جو کہ صفاتِ باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کی تاویل اور اُس کا جواب:

قَالَ الشَّيْخُ- وَضْعُهُ اصْبَعَهُ عَلَى

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرار کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُذُنِهِ وَعَيْنِهِ عِنْدَ قِرَاءَتِهِ (سَمِيعًا بَصِيرًا) مَعْنَاهُ إِثْبَاتُ صِفَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ لَا إِثْبَاتُ الْأُذُنِ وَالْعَيْنِ لِأَنَّهُمَا جَارِحَتَانِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ مَوْصُوفٌ بِصِفَاتِهِ۔ يُنْفَى عَنْهُ مَا لَا يَلِيقُ بِهِ مِنْ صِفَاتِ الْآدَمِيِّينَ وَنُعُوتِهِمْ۔ لَيْسَ بِذِي جَوَارِحَ وَلَا بِذِي أَجْزَاءٍ وَأَبْعَاضٍ۔ (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ) ۔

کے وقت کان اور آنکھ پر انگلیاں رکھنے کا معنی یہ ہے کہ سمع اور بصر کی صفتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کیا جائے۔ کان اور آنکھ ثابت کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ وہ تو اعضا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ انسانوں کی صفات اللہ تعالیٰ کے لائق نہیں۔ اس لئے ان کی نفی کر دی جائے گی۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اعضاء، اجزاء اور ابعاض والا نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ "اس کی کوئی مثل نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے)۔

(معالم السنن للخطابی)

فائدہ:۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے الفاظ میں لفظ اذن اور عین کو بیان کرنے میں خطأ کی ہے اور یہ تاویل ہے۔ اس کا جواب لکھتے ہوئے مولینا ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَرَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَقَالَ قَوْلُهُ لَا إِثْبَاتُ الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ الخ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ أَهْلِ التَّحْقِيقِ وَأَهْلُ التَّحْقِيقِ يَصِفُونَ اللّٰهَ تَعَالَى بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَوَصَفَ بِهِ رَسُولُهُ وَلَا يَبْتَدِعُونَ لِلّٰهِ وَصْفًا لَمْ يَرِدْ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقَدْ قَالَ تَعَالَى (وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي) (وَقَالَ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا) وَقَوْلُهُ لَيْسَ بِذِي جَوَارِحَ وَلَا بِذِي

اور بعض نے علماء میں سے خطابی پر تنقید کی ہے کہ اس کا یہ کہنا کہ اس حدیث میں آنکھ اور کان کو ثابت نہیں کیا گیا۔ امام خطابیؒ کا یہ کلام درست نہیں۔ اہل التحقیق اللہ تعالیٰ کے اوصاف وہ بیان کرتے ہیں جو خود اس نے اور اس کے رسولؐ نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیان فرماتے ہیں۔ ایسا وصف جو کہ کتاب سنّت میں وارد نہیں ہوا وہ اپنی طرف سے ثابت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے آنکھ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ امام خطابیؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْزَاءٍ وَأَبْعَاضٍ كَلَامٌ مُبْتَدَعٌ مُخْتَرَعٌ لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِنَ السَّلَفِ لَا نَفْيًا وَلَا إِثْبَاتًا بَلْ يَصِفُوْنَ اللّٰهَ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَيَسْكُتُوْنَ عَمَّا سَكَتَ عَنْهُ وَلَا يُكَيِّفُوْنَ وَلَا يُمَثِّلُوْنَ وَلَا يُشَبِّهُوْنَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ فَمَنْ شَبَّهَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ فَقَدْ كَفَرَ وَلَيْسَ مَا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفْسَهُ وَوَصَفَهُ بِهِ رَسُوْلُهُ تَشْبِيْهًا وَإِثْبَاتُ صِفَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ لِلّٰهِ حَقٌّ كَمَا قَرَّرَهُ الشَّيْخُ انْتَهٰى كَلَامُهُ. قُلْتُ مَا قَالَهُ هُوَ الْحَقُّ وَمَا قَالَ الْخَطَّابِيُّ فَهُوَ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ أَهْلِ التَّحْقِيْقِ.

(عون المعبود شرح ابی داؤد ص ۳۷۲ ج ۴)

کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جوارح، اجزاء اور ابعاض والا نہیں، یہ نئی اور بناوٹی بات ہے اسلاف میں سے کسی نے بھی یہ بات نہیں کی نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔ بلکہ وہ اللہ کا وہی وصف بیان کرتے ہیں جو اس نے خود بیان کیا ہے۔ جہاں اللہ خاموش ہے وہ بھی خاموش رہتے ہیں۔ نہ کیفیت اور نہ تمثیل اور نہ مشابہت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق سے۔ کیونکہ جو ایسا کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا وہ وصف بیان کرنا جو اس نے یا اس کے رسول نے بیان کیا ہے تشبیہ نہیں اور سمع اور بصر کی صفت اللہ کے لئے ثابت کرنا حق ہے جیسا کہ امام خطابیؒ نے فرمایا ہے۔ صاحبؒ عون المعبود فرماتے ہیں جو کچھ ناقد نے کہا ہے وہ حق ہے اور جو خطابیؒ نے کہا تھا وہ اہل تحقیق کا مذہب نہیں۔

فائدہ: مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے اوصاف بیان فرمائے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اوصاف بیان فرماتے ہیں، ان کو اسی طرح تسلیم کرنا ضروری ہے۔ ان کو بغیر کیفیت بیان کرنے کے یا بغیر تمثیل کے ماننے سے مخلوق کے ساتھ مشابہت لازم نہیں آتی۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان نہ فرماتے۔

۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں جب جہنم والوں کو ڈالا جاتے گا۔ تو وہ کہے گی اور بھی ہو تو لاؤ۔ یہاں تک کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھیں گے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ۔

تو وہ سکڑ جائے گی اور کہے گی۔ بس بس! تیری بزرگی اور عزت کی قسم۔

(مشکوٰۃ ص۵۰۵ ج ۲)

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیثِ مبارکہ میں رب العزت کے قدم مبارک کا ذکر فرمایا ہے جس کو اسی طرح تسلیم کیا جائے گا مخلوق کے ساتھ مشابہت جائز نہیں۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ تَعَالَى السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

(ابوداؤد مع عون ص۳۴۶ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا۔ پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، سرکش اور متکبر لوگ آج کہاں ہیں۔ پھر زمینوں کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، سرکش اور متکبر لوگ آج کہاں ہیں؟

(ابوداؤد مع عون المعبود، ص۳۴۶ ج ۲)

فائدہ:۔ اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھوں کا ذکر ہوا ہے، جس کو بلا تاویل و تحریف تسلیم کیا جائے گا۔ کتاب و سنت کا تقاضہ یہی ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَغْفِرَ لَہٗ ۔ تو میں اُسے معاف کروں ۔

(ابوداؤد مع عون المعبود ص ۳۶۶ ج ۴)

فائدہ: اس حدیثِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا رات کے آخری حصّہ میں آسمانِ دُنیا پر اُترنا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ہم اس کو اسی طرح مانیں گے جس طرح کہ اُس کی شان کے لائق ہے۔

۵۔ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ (سورۃ القلم)

جس دن کھولا جائے گا پنڈلی سے اور بلائے جائیں گے سجدہ کی طرف۔ پس وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۝

نیچے ہوں گی اُن کی آنکھیں، ڈھانپے گی اُن کو ذلّت۔ تھے بلاتے جاتے سجدہ کی طرف جبکہ وہ سلامت تھے۔

فائدہ:۔ اس حدیث مبارکہ میں لفظ "ساق" وارد ہوا ہے جس کی تشریح و تفہیم اور معنی پنڈلی کیا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا معنیٰ یہی بیان کیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ يَسْجُدُ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۸۳ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اپنی پنڈلی کو کھولے گا تو اسے تمام مرد مومن اور عورتیں سجدہ کریں گے اور وہ باقی رہ جائے گا جو کہ دُنیا میں ریاکاری کیلئے سجدہ کرتا تھا۔ وہ جب سجدہ کرنے لگے گا تو اس کی کمر ایک ہی طبق بن جائے گی اور وہ جھک نہیں پائے گا۔

فائدہ:۔ یہ آیت متشابہات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کوئی تاویل کرنا بدعت پرست متکلّمین کا طریقہ ہے۔ سلف صالحین ان کی کوئی تاویل نہیں کرتے بلکہ ان کو ان کے ظاہر معنیٰ پر محمول کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ سمع، بصر، عین اور وجہ کی طرح اللہ تعالیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پنڈلی ہونا بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے ہم اس پر بلاکیف ایمان رکھتے ہیں متاولین نے اہلحدیث اور سلف کو عدم تاویل کی وجہ سے تجسیم وتشبیہ کا طعنہ دیا ہے۔ حالانکہ دوسری طرف ان کی یہ تاویلات مفضی الی التعطیل ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں، جو لوگ اہلحدیث کو تجسیم وتشبیہ کا قائل قرار دیتے ہیں وہ خود خطا پر ہیں۔

(اشرف الحواشی ص۶۷۵)

صفاتِ باری تعالیٰ میں جہمیہ اور معتزلہ کا عقیدہ:

تاریخ اسلام میں کچھ ایسے لوگوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ جو کہ اہلِ علم ہونے کے باوجود صراطِ مستقیم سے برگشتہ رہے۔ اور نئی نئی اعتقادی بدعات میں ملوث رہے اور امتدادِ زمانہ کی وجہ سے یہ لوگ فرقہ بندیوں میں اُلجھ گئے۔ سلف صالحین نے ان لوگوں کو گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ اس وقت کی اعتقادی بدعات کے یہی لوگ موجد تھے۔ ان میں خوارج، قدریہ، مرجیہ، جہمیہ اور معتزلہ فرقوں کا نام سرفہرست ہے۔ ان بدعتی فرقوں کی تفصیلات تو سلف کی کتب میں موجود ہیں۔ ہم صرف صفاتِ باری تعالیٰ کے ذکر کی وجہ سے فرقہ جہمیہ اور معتزلہ کا اعتقاد صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ذکر کریں گے کہ یہ دونوں فرقے صفاتِ خداوندی کے منکر ہیں۔ اور اسی انکار کو یہ لوگ عین اللہ تعالیٰ کی توحید سمجھتے اور صحیح اسلامی عقیدہ تصور کرتے ہیں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں کہ اس عقیدہ کی وجہ سے وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔

فرقہ جہمیہ اور اس کے عقائد:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب میں مختلف مذاہب اور فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرقہ جہمیہ کا تعارف ان الفاظ میں پیش فرماتے ہیں۔

۱۔ وَاَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ إِلَى جَهْمِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ الْإِيْمَانُ هُوَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَجَمِيْعِ مَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهٖ فَقَطْ وَيَزْعُمُوْنَ	فرقہ جہمیہ، جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور جو کچھ وہ اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اس کی معرفت کا نام ہے اور بس۔ اور خیال رکھتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ الْقُرْاٰنَ مَخْلُوْقٌ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يُكَلِّمْ مُوْسٰی وَاَنَّهٗ تَعَالٰی لَمْ يَتَكَلَّمْ وَلَا يَرٰی وَلَا يُعْرَفُ لَهٗ مَكَانٌ وَلَيْسَ لَهٗ عَرْشٌ وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا هُوَ عَلَی الْعَرْشِ وَاَنْكَرُوا الْمِيْزَانَ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَكَوْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَخْلُوْقَتَيْنِ وَادَّعَوْا اَنَّهُمَا اِذَا خُلِقَتَا تَفْنَيَانِ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّمُ خَلْقَهٗ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا يَرَوْنَهٗ فِيْهَا وَاَنَّ الْاِيْمَانَ مَعْرِفَةُ الْقَلْبِ دُوْنَ اِقْرَارِ اللِّسَانِ وَاَنْكَرُوْا جَمِيْعَ صِفَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔	کہ قرآن مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کوئی کلام نہیں کیا اور نہ وہ کلام کرتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی جگہ ہے اور نہ عرش ہے اور نہ کرسی ہے اور نہ ہی وہ عرش پر ہے۔ ترازو اور عذاب قبر کے بھی منکر ہیں۔ جنت اور دوزخ کی تخلیق کے انکاری ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب پیدا کی جائیں گی تو فنا ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ نہ ہی اپنی مخلوق سے کلام کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی اہل جنت اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ ایمان صرف دل کی پہچان کا نام ہے، زبان سے اقرار کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص۹۰ ج۱ عربی)

فرقہ معتزلہ کا عقیدہ:

حضرت الشیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرقہ معتزلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اس مسئلہ میں ان کے عقیدہ کو جہمیہ کے ساتھ ہی ملاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

وَمَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ وَاحِدٌ۔	اللہ تعالیٰ کی صفات کی نفی میں معتزلہ، جہمیۃ اور فرقہ قدریہ کا ایک ہی مذہب ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص۹۲ ج۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن القیمؒ جہمیہ کا نظریہ بیان فرماتے ہیں:

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ وَشِيعَتُهُ الأُلَى جَحَدُوا صِفَاتِ الْخَالِقِ الدَّيَّانِ

جہم بن صفوان اور اس کی جماعت نے خالق کائنات کی صفات کا انکار کر دیا ہے۔

بَلْ عَطَّلُوا مِنْهُ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَالْعَرْشَ أَخْلَوْهُ مِنَ الرَّحْمٰنِ

بلکہ بلند آسمانوں سے اُسے معطل کر دیا اور عرش بریں کو رحمن سے انھوں نے خالی کر دیا ہے۔

وَنَفَوْا كَلَامَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ وَقَضَوْا لَهُ بِالْخَلْقِ وَالْحَدَثَانِ

اور اللہ تعالیٰ کی کلام کا انکار کر دیا اور فیصلہ کیا کہ یہ قرآن حادث اور مخلوق ہے۔

قَالُوا وَلَيْسَ لِرَبِّنَا سَمْعٌ وَلَا بَصَرٌ وَلَا وَجْهٌ فَكَيْفَ يَدَانِ

کہا انھوں نے کہ ہمارے پروردگار کیلئے سُننا اور دیکھنا نہیں نہ ہی چہرہ ہے تو ہاتھ کیسے ہو سکتے ہیں۔

وَكَذَاكَ لَيْسَ لِرَبِّنَا مِنْ قُدْرَةٍ وَإِرَادَةٍ أَوْ رَحْمَةٍ وَحَنَانِ

ایسے ہی ہمارے پروردگار کے لئے کوئی قدرت نہیں۔ اور ارادہ، رحمت اور شفقت نہیں۔

كَلَّا وَلَا وَصْفٌ يَقُومُ بِهِ سِوٰى ذَاتٍ مُجَرَّدَةٍ بِغَيْرِ مَعَانِي

ہرگز نہیں اور نہ ہی کوئی وصف اس کے ساتھ قائم ہے۔ صرف خالی ذات ہی ہے بے مقصد

وَحَيَاتُهُ هِيَ نَفْسُهُ وَكَلَامُهُ هُوَ غَيْرُهُ فَاعْجَبْ لِذَا الْبُهْتَانِ

اور اس کی حیات تو اس کا نفس ہے اور اُس کی کلام اُس کا غیر ہے۔ تعجب ہے ایسے بہتان پر۔

(الشافیۃ والکافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ المعروف بالقصیدۃ النونیۃ ص ۱۴۷ عربی)

فرقہ جہمیہ کا تعارف کرواتے ہوئے علامہ شہرستانیؒ لکھتے ہیں:

أَصْحٰبُ جَهْمِ بْنِ صَفْوَانَ وَهُوَ مِنَ الْجَبْرِيَّةِ الْخَالِصَةِ ظَهَرَتْ بِدْعَتُهُ بِتِرْمِذَ وَقَتَلَهُ سَالِمُ بْنُ أَحْوَزَ الْمَازِنِيُّ بِمَرْوٍ فِي آخِرِ مُلْكِ بَنِي أُمَيَّةَ

فرقہ جہمیہ کے لوگ جہم بن صفوان کے پیروکار ہیں۔ اور یہ لوگ خالص فرقہ جبریہ میں۔ (کہ انسان مجبور محض ہے) اس کی بدعات ترمذ شہر میں ظاہر ہوئیں۔ بنی اُمیہ کے آخری دور حکومت میں سالم بن احوز نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَافَقَ الْمُعْتَزِلَةَ فِیْ نَفْیِ الصِّفَاتِ الْاَزَلِیَّةِ وَزَادَ عَلَیْہِمْ بِاَشْیَآءَ۔ (الملل والنحل ص۷۹ ج۱)

اسے قتل کیا تھا۔ ذاتِ حق کی صفات کی نفی میں یہ لوگ فرقہ معتزلہ کے موافق ہی نہیں بلکہ کچھ آگے ہیں۔

امام العصر میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرقہ جہمیہ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

ہشام بن عبدالملک کے عہد میں ایک شخص جعد بن درہم نے صفاتِ الٰہیہ سے انکار شروع کیا۔ اس کا انکار قرآن مجید و حدیث کی تصریحات اور خیار امت یعنی صحابہؓ و تابعین کے عقائد کے بالکل خلاف ہے۔ اِس اختلاف نے ملکی فتنہ کی آگ میں بھی ہیزم کشی کا کام کیا کہ جعد مذکور نے سیاسی تحریکوں میں خالد قسری حاکم عراق اور حجاج بن یوسف مشہور ظالم کا مخالف پارٹی میں پارٹ ادا کیا۔ اور وہ ہر ممکن طور سے ان کی مدد کرتا رہا تھا جس کی پاداش میں خالد قسری نے جعد مذکور کو بقر عید کے دن شہر واسط میں جس کو حجاج بن یوسف نے آباد کیا تھا قتل کر دیا۔

کوفہ میں جعد مذکور کا ایک شاگرد تھا جہم بن صفوان۔ اگرچہ وہ کوئی بڑا عالم نہیں تھا، لیکن بولنے میں ماہر لسان اور فصیح البیان تھا۔ اس نے جعد کے خیالات کی اشاعت بہت زور سے شروع کردی، بہت لوگ اس کے ہم خیال ہو گئے۔ اور ان کا نام جہم کے نام پر جہمیہ پڑ گیا۔ جہم بھی اپنے پیشوا جعد کی طرح بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان الحمار کے عہد میں ۱۲۸ھ میں نصر بن سیار حاکم خراسان کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔

حضرت میر صاحب مرحوم فرقہ معتزلہ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے عرض کیا کہ خوارج کا یہ قول ہے کہ کبیرہ گناہ کفر ہے۔ اور اس کا مرتکب (ہونے والا) کافر ہے، اور مرجئہ کہتے ہیں کہ مومن کو گناہ سے مطلقاً کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ جس طرح کہ کافر کو طاعت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ اس میں فیصلہ فرمائیے آپ ابھی خاموش تھے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک شخص واصل بن عطا نامی بول اٹھا کہ صاحب کبیرہ کا حکم ان دونوں کے درمیان ہے کہ نہ وہ مومن ہے اور نہ کافر ہے۔ واصل یہ کہتا ہوا ایک ستون کی طرف الگ چلا گیا۔ اس پر حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعْتَزَلَ عَنَّا الْوَاصِلُ۔ یعنی واصل ہم سے الگ ہو گیا۔

واصل نے اپنے خیالات کی اشاعت شروع کر دی اور کئی ایک اشخاص جو پہلے بھی مسئلہ تقدیر وغیرہ میں اس کے ہم خیال تھے، اس کے ساتھ ہو گئے۔ ان کا گروہ بڑھتا گیا اور ان کا نام حضرت حسنؒ کے قول کے مطابق معتزلہ پڑا۔ خلیفہ مامون الرشید اس مذہب کے مشہور عالم ابوہذیل کے شیشے میں اُتر گیا۔ اور اُن کے مخصوص مسائل کو جبر و تشدد سے منوانے لگا۔ جس سے علمائے سنت سخت امتحان و ابتلاء میں پڑے۔

(تاریخ اہلحدیث از میر سیالکوٹی ص ۲۷-۱۷۱)

(نوٹ) امام اہل السنۃ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر مسئلہ خلق قرآن کے متعلق جو جبر و تشدد ہوا۔ اور آپ کو (اَلْقُرْآنُ کَلَامُ اللّٰہِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ) کا عقیدہ بیان کرنے پر کوڑے لگائے گئے اور بیڑیاں پہنا کر جیل خانہ میں ڈال دیا گیا۔ یہ غلط عقیدہ کہ قرآن مخلوق ہے، انہی فرقہ معتزلہ کا پیدا کیا ہوا تھا جس کے قبول نہ کرنے پر علمائے اہل السنۃ خصوصاً امام احمد بن حنبلؒ کو بہت سی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلسل حکومت سے سامنا رہا۔ اور وہ سزا دیتے رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے امام احمدؒ بن حنبل کے استقلال کو قبول فرمایا۔ اور آپ بعد عزت و احترام اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اور اہل اسلام نے آپ کو اس استقامت پر امام اہل السنۃ کا معزز و محترم لقب عطا فرمایا۔ رَحِمَہُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً۔

فائدہ:۔ فرقہ جہمیہ اور معتزلہ کے تعارف میں ہم نے اس لیے گذارشات عرض کی ہیں کہ اُن کے تذکرہ و تعارف کے بغیر مسئلہ صفاتِ باری تعالیٰ کی وضاحت نہیں ہو سکتی (تُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھَا)

چوہدری عبدالعزیزؒ کا انتقال!

معروف دینی اور سماجی شخصیت چوہدری عبدالعزیز (چاڈرڈ اکاؤنٹنٹ) یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء سہ پہر پانچ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے لاہور میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم گوناگوں اوصاف کے حامل ایک متحرک شخصیت تھے۔ ساری زندگی خیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ آپ مرکز اہلحدیث ۵۳۔ لارنس روڈ لاہور کے چیئرمین اور کئی سماجی اداروں کے سربراہ تھے۔ وفات کے وقت دینی حلقوں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی خطاؤں سے درگذر فرمائے اور کارہائے خیر پر اعلیٰ مقامات عطا فرمائے، آمین! (ادارہ محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ